از منشی عبدالرحمٰن خان

قرآنِ کریم اور علومِ فلکیات

مظاہرِ فطرت | قرآن کریم دنیا کی پہلی کتاب ہے جس نے علوم فلکیات کی طرف انسان کی توجہ دلائی۔ اسے مظاہرِ فطرت کے مطالعہ و مشاہدہ کی دعوت دی۔ اور ان کی حقیقت معلوم کرنے پہ زور دیا۔ گو زمانۂ قدیم ہی سے ستارے انسان کی صحراؤں اور سمندروں میں راہ نمائی کر رہے تھے۔ مگر قرآن نے یہ کہہ کر ان کی اہمیت بڑھا دی کہ چاند ستارے اور سورج کا تعلق نماز، روزہ اور حج کی عبادات سے بھی ہے۔ کیونکہ ان کی مختلف حالتوں اور منزلوں سے ہی وقت کا تعین ہوتا ہے۔ اور قبلہ کا صحیح رخ معلوم ہوتا ہے۔ اسی لئے جوزف ہیل کے قول کے مطابق روحانیت کے بعد مسلمانوں نے سب سے زیادہ توجہ ریاضیات اور فلکیات پر دی۔ مسلمان حکمار اور سائنسدانوں نے ہی الجبرا اور جیومیٹری کے ایسے اصول اور فارمولے وضع کئے جن کے بغیر سائنسدان ایک قدم بھی نہیں چل سکتے اور انہی علوم کی بنا پر آج انسان کششِ ارضی کی غیر مرئی زنجیروں کو توڑ کر آسمان کی طرف مائل پرواز ہے۔ ڈاکٹر لیبان "تمدنِ عرب" میں لکھتے ہیں کہ:

"طلوعِ اسلام کے فوراً بعد ۱۳۲ھ میں بغداد میں مدرسہ ہیئت قائم ہو چکا تھا جو سات سو سال تک جاری رہا"

اور موسیو سیدیو نے "تاریخِ عرب" میں لکھا ہے کہ:

"اس مدرسہ کے علمار و حکمار کا کمال یہ تھا کہ وہ دوربین اور کواکب کے ارتفاع معلوم کرنے والے آلہ اصطرلاب کی مدد کے بغیر علوم فلکیات میں پورا کمال پیدا کر لیتے تھے"

رصدگاہ | دورِ اسلام کی پہلی رصدگاہ ۲۱۴ھ میں ہی دمشق میں قائم ہو گئی تھی۔ اور یورپ میں پہلی رصدگاہ بھی مسلمانوں نے قائم کی تھی۔ مسلمانوں نے ہی سب سے پہلے دوربین، قطب نما اور آلاتِ اختر شناسی تیار کئے ڈاکٹر ڈریپر "معرکہ مذہب و سائنس" میں لکھتے ہیں کہ:

"مسلمانوں نے ان تمام سیاروں کی فہرست مرتب کی جو آسمان پر نظر آتے اور بڑے بڑے ستاروں کے

نام رکھے جو آج تک تبدیل نہیں ہوئے۔"

چنانچہ تیمور کے پوتے الغ بیگ نے ستاروں کی جو زیچ یا ڈائرکٹری مرتب کی اس میں پانچ ہزار ستاروں کے نام، محل وقوع اور خصوصیات درج ہیں۔ یہاں تک کہ اس میں ارضی گردش کی بدولت ستاروں کے محلِ وقوع میں ہونے والی تبدیلیوں تک کی تفصیل ملتی ہے جن سے آج تک سائنسدان استفادہ کر رہے ہیں۔

علوم فلکیات سے چونکہ سب سے پہلے مسلمان حکماء نے دنیا کو روشناس کرایا تھا اس لئے اسٹرانومی کی تمام بنیادی کتابیں عربی میں ہیں اور قریباً قریباً تمام ستاروں کے ننانوے فیصد عربی نام معمولی تلفظ کی تبدیلی سے آج تک مروج ہیں۔ یہاں تک کہ ان کا محل وقوع بھی قریباً قریباً وہی تسلیم کیا گیا ہے جو مسلمان ماہرین نے متعین کیا تھا۔ اور جن کی صحت پر دورِ جدید کی دوربینوں نے مہرِ تصدیق ثبت کر دی ہے۔ یہی اسلامی علوم، تراجم کے ذریعے عربی سے دوسری مغربی زبانوں میں منتقل ہوئے۔ مسلمانوں نے ان سائنسی علوم کی طرف توجہ دینی چھوڑ دی جو ان کی میراث تھے اور اہلِ مغرب نے ان ہی اسلامی علوم کو اپنا کر اتنا آگے بڑھایا کہ ان کے ذریعے نہ صرف چاند تک پہنچ گئے بلکہ اس سے بھی آگے جا رہے ہیں۔

عظیم کارنامہ انسان کا چاند پر پہنچ جانا واقعی ایک عظیم کارنامہ ہے۔ لیکن یہ اہلِ ایمان کے لئے اتنی اہمیت کا حامل نہیں۔ جتنی اسے منکرینِ حق اہمیت دے رہے ہیں کیونکہ قرآن کریم میں راکٹوں، میزائلوں یا خلائی جہازوں سے بھی زیادہ تیز رفتار ذرائع اور وسائل کا ذکر موجود ہے۔ جن کی بدولت افلاک گیر واقعات ظہور میں آئے۔

مثلاً حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں جب ملکہ سبا کا تخت لانے کا سوال پیدا ہوا تو ایک طاقتور جن نے اپنی خدمات پیش کیں۔ مگر آپ کے دربار کے وزیر آصف بن برخیا نے کہا۔

قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ (النمل ۴۰/۱۹)

کہ میں اسے چشم زدن میں لانے کا علم جانتا ہوں۔

چنانچہ اس نے آنکھ جھپکتے میں سینکڑوں میل دور پڑا ہوا تخت لا کر دربارِ سلیمانی میں پیش کر دیا۔

دوسرا واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے جو جسدِ عنصری کے ساتھ آناً فاناً چوتھے آسمان پر پہنچا دئے گئے

بل رفعہ اللہ الیہ۔

تیسرا واقعہ معراج النبی کا ہے جب سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو برق سے بھی تیز رفتار براق کے ذریعہ جسمِ اطہر کے ساتھ راتوں رات ساتوں آسمانوں اور عالمِ بالا کی سیر کرا کر واپس پہنچایا گیا۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا

قرآن کریم نے انسان کے آسمان پر پہنچنے کی صرف شہادت ہی پیش نہیں کی بلکہ اس نے انسان کو چاند اور ستاروں

پر پہنچنے کی دعوت بھی دے دی ہے۔

قُلِ انْظُرُوا مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں مظاہر قدرت کا مشاہدہ کرو۔ جس کی ایک دوسرے مقام پر یہ بیان فرمایا۔ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ (انعام ۷۶) تاکہ وہ کامل یقین کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔

کیونکہ مظاہر قدرت سے ہی حق تعالیٰ کی ذات وصفات کی معرفت حاصل ہوتی ہے جس طرح سورج، چاند اور ستاروں کے طلوع وغروب پر غور وفکر سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے معرفت الٰہی حاصل کی۔

دعوتِ قرآن | قرآن کریم کی اس دعوت سے سائنس کی ضرورت اور اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ کیونکہ سائنس اس علم کا نام ہے جو مظاہر قدرت کے مطالعہ ومشاہدہ سے حاصل ہوتا ہے اس کے ذریعے نایاب معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ مثلاً سائنس کے ذریعے ہی پتہ چلا کہ ہماری قریب ترین کہکشاں جو رات کو ہمیں دودھیا راستے کی شکل میں دکھائی دیتی ہے وہ قریباً سو ارب ستاروں کا مجموعہ ہے جس کا سورج ایک ستارہ ہے اور سورج اپنی ہولناک جسامت کے باوجود کہکشاں کے مقابلے میں ایک ذرہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور سورج کے مقابلے میں ہماری زمین بالکل ایسی ہے جیسے سمندر کے مقابلے میں ایک قطرہ۔ یا صحرا کے مقابلے میں ایک ذرہ۔ اس سورج کا پیٹ اتنا بڑا ہے کہ اس کے اندر ہمارے جیسے لاکھوں کرۂ ارض سما سکتے ہیں۔ غرض کہ مظاہر قدرت خواہ مادی ہوں خواہ حیاتیاتی، نفسانی ہوں یا جسمانی۔ ان کے مطالعہ ومشاہدہ اور ان پہ تدبر وتفکر سے ہی اسرار کائنات منکشف ہوتے ہیں۔ اہل ایمان تو خدا کے ہر فرمان اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ارشاد گرامی پہ بلا چون وچرا ایمان لے آتے ہیں۔ مگر کفار چونکہ ایمان بالغیب لانے سے انکار کرتے ہیں اس لئے قادر مطلق کا ہمیشہ یہ دستور رہا ہے کہ جو جس حقیقت کا منکر ہوتا ہے اس کے ہاتھ سے ویسی چیز تیار کرا کر اس پر حجت تمام کر دی جاتی ہے۔

اتمام حجت | ۱۔ منکرین اس بات کا مذاق اڑاتے رہے کہ قیامت کے دن مولا کریم انہیں وہ سب کچھ دکھا دیں گے جو وہ دنیا میں کرتے رہتے ہیں۔ مگر صنعت فلم سازی کے ذریعے منکرین پر یہ حقیقت واضح کر دی گئی کہ جس طرح ایک اداکار اپنی برسوں کی اداکاری دو تین گھنٹوں کی فلم میں بچشم خود دیکھ سکتا ہے بالکل اسی طرح منکرین کو ان کے دنیوی اعمال کی کراماً کاتبین کی فلم بروز قیامت دکھا دی جائے گی۔

۲۔ منکرین اس امر سے بھی منکر ہیں کہ بروز قیامت خود ان کے اعضا ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ مگر ان کے ہاتھ کے ہاتھ کے تیار کردہ ٹیپ ریکارڈر ایسے حالات خود ان کی کہی ہوئی باتیں ان کے لب ولہجہ میں من وعن جس طرح سنا دیتے ہیں بالکل اسی طرح منکرین کے اعضا اپنے تمام کاموں کی تفصیل بزبان خود بحکم خدا بیان کریں گے۔

۳۔ منکرین ارشاد نبوی کے بھی منکر ہیں۔ کہ نماز با جماعت میں جب امام والضالین اور مقتدی آمین کہتے ہیں تو

یہ آواز چشم زدن میں آسمانوں تک پہنچ جاتی ہے۔ مگر اب انہوں نے خود اپنے ہاتھ سے تیار کردہ آلات نشریات کے ذریعہ دیکھ لیا کہ ہزاروں اور لاکھوں میلوں سے نشر ہونے والی خبریں اور پیغامات ہوائی لہروں کے ذریعے دنیا کے ہر گوشہ میں بلا تاخیر ثانیہ سنے جاتے ہیں بالکل اسی طرح امام و مقتدی کی و الضالین اور آمین چشم زدن میں آسمان تک پہنچتی رہتی ہے۔ بلکہ ایک خلاباز نے خلا میں اذان کی آواز بھی سنی جو بعد میں مسلمان ہو گیا۔

۴۔ منکرین معجزہ شق القمر کے بھی منکر ہیں مگر اب انہوں نے آسمان پر پہنچ کر اس کے عین وسط میں وادی بچشم خود دیکھ لی جو قرآن کی بیان کردہ اس حقیقت کی بزبان حال شہادت دے رہی ہے جسے ناسا نے خلائی میں عرب دراڑ کا نام دیا ہے۔

دور حاضر کی یہ ایجادات بزبان حال خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ان فرمودات کی تائید کر رہی ہیں جو علوم فلکیات اور اتمام احتساب کے متعلق قرآن کریم نے بیان کئے ہیں۔ منکرین مظاہر قدرت کا مشاہدہ کے بعد خدا پر ایمان لائیں یا نہ لائیں لیکن منکرین کی چاند پر آمد و رفت سے مندرجہ ذیل مزید حقائق قرآنی کی تو ثیق ہو گئی ہے جو انسان کے لئے درس بصیرت کی حیثیت رکھتے ہیں۔

قرآنی حقائق ۱۔ ارشاد ربانی ہے کہ بالتحقیق ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے آراستہ کر رکھا ہے

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ

یونانی حکما کہتے تھے کہ یہ چاند اور ستارے آسمانوں میں اس طرح جڑے ہوئے ہیں جس طرح نگینہ انگوٹھی میں۔ خلابازوں نے چاند کے گرد چکر لگا کر اور چاند کے اوپر چڑھ کر بچشم خود چاروں طرف نظر دوڑا کر یونانی نظریہ کی تردید کرتے ہوئے قرآنی بیان کی تصدیق کر دی کہ چاند اور ستارے آسمان سے نیچے خلا میں بالکل اسی طرح گردش میں ہیں جس طرح یہ کرہ ارضی فضا میں گردش کر رہا ہے۔

۲۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ:

وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِنْ دَابَّةٍ (شوری ۲۹)

اس کی نشانیوں میں سے زمین و آسمان کا پیدا کرنا ہے اور ان جانداروں کا جو اس نے زمین و آسمان میں پھیلائے۔ اس خبر قرآنی کی ان خلابازوں نے توثیق کر دی جو دوسری دفعہ چاند کی سیر کر کے واپس آئے ہیں انہوں نے خلا میں بگوش ہوش ایک مخلوق کی خوفناک چیخ و پکار سن کر از حد خطرہ محسوس کیا۔ اور اس سے فی الفور اہل زمین کو باخبر کیا۔ اس کی تائید مزید کیلی فورنیا کے ماہر کیمسٹری ڈاکٹر بی نٹل کے اس بیان سے ہوتی ہے کہ امریکی کے جہاز نمبر ۷ نے مریخ کے متعلق جو اطلاعات بہم پہنچائی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس سیارہ میں زندگی پائی جاتی ہے۔

(صدق جدید ۲۳ راگست ۱۹۶۹ء)

قرآنِ کریم کی رُو سے اَللّٰہُ قَوِیٌّ وَ بَاطِنٌ کہ اللہ بڑی قوت والا اور چھپ کر رہتا ہے۔

روسی خلابازوں کی واپسی پر کمیونسٹ آمر خروشیف نے کہا تھا کہ:۔

" ہم سیاروں تک ہو آئے ہیں لیکن خدا کو کہیں نہیں پایا"

مگر امریکی خلاباز جان گلین نے اسے اپنے جہاز کے قطب نما میں پالیا۔ جس کا بیان مفصل امریکی جرائد میں ئع ہوا۔ وہ لکھتا ہے کہ:۔

" سائنسی اصطلاحات و پیمانوں میں خدا کی پیمائش ناممکن ہے۔ مذہبی اور ایمانی قوتوں کو نہ دیکھا جا سکتا ہے اور نہ چھوا جا سکتا ہے۔ یہ ایک ناقابلِ فہم اور غیر محسوس شے ہے اسی طرح ہمارے جہاز کے قطب نما کو جو قوت متحرک رکھتی ہے وہ بھی ہمارے حواس خمسہ کے لئے ایک کھلا چیلنج ہے کیونکہ اسے نہ ہم دیکھ سکتے ہیں نہ سُن سکتے ہیں نہ چھُو سکتے ہیں اور نہ سونگھ سکتے ہیں۔ حالانکہ نتائج کا ظہور اس پر واضح دلالت کر رہا ہے کہ یہاں کوئی موجود ہے "

۴۔ قرآن میں متعدد مقامات پر رب المشارق والمغارب اور رب المشرقین والمغربین کے الفاظ آئے ہیں سے صاف عیاں ہے کہ ہمارے اس چھوٹے سے ارضی سیارہ کے علاوہ اور بھی ایسے سیارے موجود ہیں جو مشرق ب رکھتے ہیں۔ سائنس نے اب ان کا وجود ثابت کر دیا ہے۔ کہ کہکشاں ایک ایسا مجموعہ نجوم ہے جس کا سورج ستارہ ہے۔ جو اس کے مرکز سے باہر کی طرف رہتا ہے اور کہکشاں کے ساتھ ساتھ گردش کرتا رہتا ہے لیکن ا سورج اپنی ہولناک جسامت کے باوجود کہکشاں کے مقابلے میں ایک ذرہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہمیں ن سے صرف ایک سورج اور ایک کہکشاں نظر آتی ہے۔ مگر چاند گلین چاند کی سیر سے واپس آنے کے بعد خبر ا ہے کہ " ہماری اس کہکشانی نظام کی کوئی انتہا نہیں کیونکہ اس سے پرے دسیوں لاکھ دوسرے کہکشانی نظام جود ہیں۔ جو سب کے سب ایک تخیلی رفتار پر ایک دوسرے سے خاص تناسب سے حرکت کر رہے ہیں" اس ح سائنس نے مذکورہ بالا قرآنی حقائق کی توثیق کر دی ہے۔

چاند کا حُلیہ | ۵۔ شیخ عبد النبی نے اپنی بصیرت اور فراست کی بنا پر اپنی کتاب دستور العلماء میں چاند کا لیہ درج کیا ہے ؎

القمر کوکب لیلی - ازرق - مائل   الی السواد - مظلم - غیر نورانی کثیف

چاند رات کا ایک ستارہ ہے - مٹیالا   نیلگوں، سیاہی مائل - تاریک - بے نور

الی النور عنہ بالمحاذاۃ

جو اپنے مقابل والے غیر سے روشنی حاصل کرتا ہے

حیرت ہے مولانا موصوف کی نظر پر کہ انہوں نے زمین پر سے چاند کو جیسا پایا سب سے پہلے اترنے والے خلاباز نیل آرمسٹرانگ نے بھی چاند کو ویسا ہی پایا جس کا بیان ہے کہ

"چاند پوڈر کی طرح خوبصورت ہے۔ میرے جوتے کے سول میں کوئلہ کے پوڈر کی طرح شے لگ گئی ہے۔ پہلی بار یہ ایک ملائم سطح معلوم ہوئی اب یہ سخت محسوس ہوتی ہے"

گویا اس نے بھی چاند کا رنگ، اس کی کثافت اور حالت قریبًا قریبًا ویسی ہی پائی جیسی شیخ موصوف نے اپنی روحانیت کی بناء پر لکھی۔

۶۔ قرآن کریم کا اعلان ہے۔

ملك السموات والارض يحي ويميت (حديد پ ۲۷)

زمین اور آسمانوں میں اسی کی حکومت ہے۔ اور وہی جلاتا اور مارتا ہے۔

قمری مشاہدات کی بناء پر ایک تازہ فلکیاتی طبقاتی مقالہ میں بتایا گیا ہے کہ

"ہمیں جو کہکشاں نظر آتی ہے اس جیسی بے شمار کہکشائیں خلا میں موجود ہیں۔ جن میں نئے نئے ستارے جنم لیتے رہتے ہیں اور پرانے ستارے دم توڑتے رہتے ہیں"

جس سے ثابت ہوتا ہے کہ موت وحیات کا سلسلہ وہاں بھی اسی طرح وسیع پیمانے پر جاری ہے۔ جس طرح دنیا کی دوسری مخلوق پیدا اور فنا ہوتی رہتی ہے۔

سائنسی مشاہدات کی بناء پر منکرین کے اعتراضات و توثیقات ارباب فکر و نظر کے لئے سرمایہ بصیرت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کہ سائنس کس طرح قدم قدم پر آیات اللہ کی تائید و تصدیق کے سامان پیدا کر رہی ہے ابھی تو اس ڈرامہ کا آغاز ہوا ہے آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

لطف کی بات یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے تو درس بصیرت حاصل کرنے کے لئے تسخیر کائنات کی دعوت دی مگر سوپر طاقتیں دوسرے ستاروں پر اپنی اپنی کالونیاں قائم کرنے کے لئے ایک دوسرے سبقت حاصل کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں ع

ببیں تفاوتِ راہ از کجا تا بہ کجا

مضمون نگار حضرات سے التماس ہے کہ مضمون کاغذ کے ایک طرف سیاہی سے تحریر فرمایئے اور ہر صفحے کا حاشیہ اسی صفحے پر تحریر کیجئے۔

(ادارہ)